ماہنامہ
جماعت احمدیہ جرمنی کا ترجمان
جرمنی
اخبار احمدیہ
AHMADIYYA MUSLIM JAMAAT GERMANY
ایڈیٹر: میر عبداللطیف ماہ امان ۱۳۷۵ ہش بمطابق مارچ ۱۹۹۶ء شمارہ نمبر ۳

جماعت احمدیہ جرمنی کا پہلا یوم تبلیغ ۱۹۹۶ء

ملک بھر کی ۳۶ لائبریریوں میں کتاب "اسلامی اصول کی فلاسفی" اور دیگر لٹریچر رکھوایا گیا

ہسپتال میں مریضوں کی عیادت اور آلٹن ہائم میں بوڑھوں کی خبر گیری اور تحائف دیئے گئے

(رپورٹ شعبہ تبلیغ) ۶ جنوری ۱۹۹۶ء کو جرمنی بھر کی جماعتوں نے سال کا پہلا یوم تبلیغ منایا۔ سخت سردی کے باوجود اکثر جماعتوں نے اپنے علاقہ کے مصروف حصوں میں تبلیغی سٹال لگائے۔ "اسلامی اصول کی فلاسفی" کے سال کی مناسبت سے جرمن زبان میں تعارفی فولڈر ہزاروں کی تعداد میں تقسیم کیا گیا دیگر لٹریچر کے علاوہ خاص طور پر اسلامی اصول کی فلاسفی کا جرمن ترجمہ ۳۶ لائبریریوں میں رکھوایا گیا۔ یہ کتاب علاقہ کے معروف اور علم دوست احباب کو بھی تحفۃً پیش کی گئی۔ اسی طرح دعوت الی اللہ کے سلسلہ میں نئے رابطے قائم کرنے کی خاطر احباب جماعت نے ترکی، البانین، عربی، افغانی، ایرانی، فرنسیسی، اور جرمن کے علاوہ دیگر اقوام کے افراد کو گھروں میں دعوت دی اور بفضلہ تعالیٰ "یوم تبلیغ" منانے کے نتیجہ میں ایسے دوست جو پہلے دعوت الی اللہ کے کام میں کچھ سست تھے ان میں بھی نئی بیداری پیدا ہوئی۔

موصولہ رپورٹس کے مطابق یوم تبلیغ کے موقعہ پر دیگر تبلیغی سرگرمیوں کے علاوہ ۵۰۰ افراد کو گھروں پر دعوت دی گئی۔ ۱۰۰ سے زیادہ مقامات پر تبلیغی سٹال لگائے گئے۔ ۵۰ سے زائد قرآن کریم تحفۃً دیئے اور لائبریریوں میں رکھوائے گئے۔ اس دن کی مناسبت سے لجنہ اماء اللہ جرمنی کی ممبرات نے خاص کردار ادا کیا۔ ایک رپورٹ کے مطابق ۲۱۹ بہنوں نے ۳۳۹ افراد کو پیغام حق پہنچایا۔ ۱۸ قرآن پاک تقسیم کئے گئے ۴۲ مقامات پر تبلیغی نشستوں کے انعقاد کے سلسلے میں جماعت کی بھرپور مدد کی ۸ سے زائد فلاحی اداروں اور تنظیموں سے رابطہ قائم کیا گیا، ۱۵۴ افراد کو MTA کی نشریات کا تعارف کروایا۔

جماعت احمدیہ جرمنی کے مختلف ریجنز کی تبلیغی سرگرمیاں

مختلف اقوام اور مذاہب کے پیروکاروں کے ساتھ تبلیغی نشستوں کا انعقاد

مبلغ ھیمبرگ ریجن مکرم محمد جلال شمس صاحب کی ایک رپورٹ کے مطابق ھمبرگ، کاسل اور کولون ریجن کی متعدد جماعتوں نے ترکی اور افریقن افراد کے ساتھ تبلیغی نشستوں کا انعقاد کیا۔

ان نشستوں میں مکرم محمد جلال شمس صاحب مکرم صفدر نذیر صاحب گوئیکی مبلغ انچارج بنین نے مہمانوں سے خطاب کیا اور سوالوں کے جوابات دیئے

کاسل ریجن میں GÖTTINGEN

WITZENHAUSEN اور Wablen میں ترک احباب کے ساتھ تبلیغی نشستیں منعقد کی گئیں جن میں مجموعی طور پر ۱۸ مہمانوں نے شرکت کی اس موقعہ پر ایک ترک امام بھی موجود تھے۔

کولون ریجن میں DATTELN میں ترک احباب کے ساتھ تبلیغی نشست منعقد کی گئی آٹھ افراد شریک ہوئے۔ جن کے ساتھ خاص طور پر ظہور امام مہدی کے موضوع پر گفتگو ہوئی بعد میں احباب کے سوالات کے جوابات دیئے گئے۔

فرانسیسی بولنے والے افریقن احباب کے ساتھ

ھیمبرگ شہر کے حلقہ جات

Appensen , Altoana, Harberg,Stade, Pinneberg,Gartenstr میں تبلیغی مجالس کا انعقاد ہوا۔ ان مجالس میں مجموعی طور پر ۴۰ فرانسیسی اور انگریزی بولنے والے مہمانوں نے شرکت کی۔ بفضلہ تعالیٰ ان تبلیغی نشستوں کے نتیجہ میں متعدد افراد کو قبولیت احمدیت کی توفیق ملی۔

البانین اور بوسنین تبلیغی نشستیں

Stade, Hemmoor, Kurstad جماعتوں میں البانین اور بوزنین احباب وخواتین کے ساتھ تبلیغی مجالس کا انعقاد کیا گیا۔ Kurstad میں منعقدہ تبلیغی مجلس کے موقعہ پر ایک البانین امام بھی موجود تھے انکے ساتھ مکرم مولانا محمد جلال شمس صاحب کا مباحثہ ہوا۔ اس مجلس میں شریک متعدد افراد نے جماعت احمدیہ میں شمولیت اختیار کی۔ الحمد للہ

بقیہ صفحہ ۳ پر

تعارف جرمن لٹریچر

REFORM DES ISLAM

زیر نظر کتاب مکرم مولانا عطاء اللہ کلیم صاحب مشنری انچارج جرمنی کی انگریزی تالیف کا جرمن ترجمہ ہے اس کتاب میں مختصر مگر جامع انداز میں ان موضوعات پر جماعت احمدیہ کا موقف مدلل انداز میں پیش کیا گیا ہے، جو احمدیوں اور غیر احمدیوں کے درمیان مختلف ہیں۔ کتاب کی افادیت اور اہمیت میں ان حوالہ جات نے اضافہ کردیا ہے۔ جو محترم مولانا صاحب موصوف نے احمدیہ موقف کی تائید میں پیش کئے ہیں۔ اس لحاظ سے یہ ایک مستند تحقیقی دستاویز کی شکل اختیار کر گئی ہے۔ تبلیغی میدان میں کام کرنے والے داعیان الی اللہ اس کتاب سے استفادہ کر کے اپنی تبلیغی سرگرمیوں کو زیادہ مؤثر بنا سکتے ہیں۔ اس تصنیف میں اسلام کے لغوی اور اصلاحی معنوں کے حوالہ سے انسانی تخلیق کے مقصد کو عبادت الٰہی بیان کیا گیا ہے۔ جس کے بعد اسلام کے فلسفۂ اخلاق اور عمل کے بارے میں گراں قدر معلومات مہیا کی گئیں ہیں مسئلہ فیضان نبوت کے بارے میں قرآنی تعلیم کا ذکر کرنے کے ساتھ ساتھ حضرت مسیح علیہ السلام کی طبعی وفات کو ثابت کیا گیا ہے۔ اسی طرح کتاب میں

بقیہ صفحہ ۳ پر

قابل توجہ

امسال جماعت احمدیہ جرمنی کا ٹارگٹ ۳۰ ہزار بیعتوں کا ہے۔ اس ٹارگٹ کے حصول کیلئے آپ کی کیا کاوش ہے؟

حضور اقدس کے ارشادات کی روشنی میں دعوت الی اللہ ہر احمدی پر فرض ہے۔ کیا آپ اس فریضہ کو احسن رنگ میں سرانجام دے رہے ہیں؟ حضور اقدس اس طرف توجہ دلانے کی خاطر خود فرماتے ہیں۔

وقت کم ہے بہت ہیں کام چلو
ملگجی ہو رہی ہے شام چلو
تم سے وابستہ ہے جہان نو
تمہیں سونپی گئی ہے زمام چلو

جماعت احمدیہ آفن باخ کے زیر اہتمام بین المذاہب مجلس مذاکرہ کا انعقاد

(نمائندہ اخبار احمدیہ) ۱۷ فروری ۱۹۹۶ء کو MÜHLHEIM میں جرمن احباب کے ساتھ بین المذاہب مجلس مذاکرہ ہوئی موضوع تھا ہماری زندگی میں مذہب اور ایمان کی ضرورت و اہمیت " اسلام کی نمائندگی کرتے ہوئے مبلغ سلسلہ مکرم عبدالباسط صاحب طارق نے پر مغز اور مدلل تقریر کی اور شرکاء مجلس کو بتایا کہ قرآنی تعلیم کے مطابق مذہب اور اللہ تعالیٰ پر ایمان ایک خاص اہمیت رکھتا ہے اور مذہب و ایمان کے بغیر زندگی بے مقصد ہوجاتی ہے۔ جب عیسائی پادری صاحب کو اس موضوع پر خطاب کرنے کو کہا گیا تو انہوں نے معذرت کرتے ہوئے کہا کہ میں اس موضوع پر تقریر کرنے کے لئے تیاری نہیں کرسکا اور انہوں نے اپنا تعارف کرانے پر ہی اکتفا کیا بعد میں انہوں نے گفتگو کے درمیان اعتراف کیا کہ چرچ مکمل طور پر ناکام ہوچکا ہے اور آج چرچ کے پاس عام آدمی کے اطمینان کے لئے کچھ بھی نہیں ہے اس لئے عام لوگ چرچ سے بےزار ہیں جب ان سے پوچھا گیا کہ چرچ کے پاس عام آدمی کے اطمینان قلب کے لئے کیوں کوئی لائحہ عمل نہیں تو انہوں نے فرمایا کہ یہ خود مجھے بھی معلوم نہیں ہے۔

اس موقعہ پر ۱۷ جرمن احباب و خواتین اور ایک ترکی نوجوان شامل ہوئے۔

اس نشست کی قابل ذکر بات یہ ہے کہ جرمن احباب و خواتین کو اس تبلیغی نشست میں لانے میں زیادہ تر کردار ہماری نو عمر بچیوں اور بچوں نے ادا کیا۔ اس نشست کے انتظامات کے سلسلہ میں ہمارے ایک زیر تبلیغ جرمن دوست Herr Blum Berg نے خاص کردار ادا کیا وہ دن رات اس نشست کو کامیاب بنانے کے لئے کام کرتے رہے۔ ان کے ذریعہ کئی اخباروں اور MÜHLHEIM کی تمام مذہبی تنظیموں سے رابطہ قائم کیا گیا۔ اس نشست کے اختتام پر تمام مہمانوں کو جماعتی لٹریچر دیا گیا۔

بقیہ:۔ تبلیغی سرگرمیاں

ایک جرمن وفد کی مسجد فضل ہمبرگ میں آمد:۔
سابقہ مشرقی جرمنی سے ایک وفد مسجد دیکھنے کے لئے مسجد فضل عمر ہمبرگ میں آیا اس موقعہ پر مکرم محمد جلال شمس صاحب مبلغ سلسلہ نے اس وفد کو اسلام اور احمدیت کا تفصیلی تعارف کروایا اور ان کے سوالات کے جوابات دیئے یہ وفد جو پندرہ مرد و خواتین پر مشتمل تھا ساڑھے تین گھنٹہ تک مسجد میں رہا آخر میں مہمانوں کی خدمت میں لٹریچر پیش کیا گیا
مکرم محمد منیر ادلبی صاحب کا تبلیغی و تربیتی دورہ:۔
مکرم میاں لطیف احمد صاحب ریجنل سیکرٹری تبلیغ کاسل ریجن کی رپورٹ کے مطابق ۲۴ سے ۲۷ جنوری تک مکرم محمد منیر ادلبی صاحب نے کاسل ریجن میں WITZENHAUSEN , KASSEL , Eschwege جماعتوں کا دورہ کیا اور چار مقامات پر عرب احباب کے ساتھ تبلیغی نشستوں کا نہایت کامیاب انعقاد ہوا۔ الحمدللہ۔
جن میں چالیس سے زائد عرب احباب نے شرکت کی متعدد افراد کو قبول حق کی توفیق بھی ملی۔ الحمدللہ

میونخ شہر اور زون کی تبلیغی اور تربیتی سرگرمیاں

دو روزہ داعیان الی اللہ کیمپ کا انعقاد

مورخہ ۶، ۷ جنوری کو میونخ شہر میں داعیان الی اللہ کیمپ منعقد ہوا جسمیں مرکزی نمائندہ نے بھی شرکت کی اس کیمپ میں پہلے روز "سؤر کا گوشت کیوں حرام ہے" کے موضوع پر تفصیل سے گفتگو کی گئی۔
دوسرے روز تبلیغی سرگرمیوں کو تیز کرنے پر غور کیا گیا کہ ہر فرد کے لئے بیعتوں کا ایک ٹارگٹ مقرر کیا گیا نیز باقاعدگی سے ہفتہ وار تبلیغی نشستوں کے انعقاد کا پروگرام بھی ترتیب دیا گیا۔
تربیتی کلاس کا انعقاد:۔ ۱۳ جنوری سے ۱۵ جنوری تک زونل تربیتی کلاس کا انعقاد کیا گیا۔ اس تربیتی کلاس کے دوران یوم والدین بھی منایا گیا اور علمی مقابلہ جات بھی ہوئے۔ اس کلاس میں ۲۸ لجنہ و ناصرات ۳۵ خدام و اطفال اور ۸ انصاراللہ نے شرکت کی۔
نو احمدیوں کی تربیتی کلاس:۔
۲۱ جنوری کو میونخ شہر میں یک روزہ نو احمدی بوزنین کی تربیتی کلاس کا انعقاد کیا گیا۔ جسمیں مکرم ابراہیم صاحب نے شرکاء کو اسلام اور احمدیت کے بنیادی اسباق کی تدریس کی۔ اس کلاس میں ۲۰ بوزنین مرد و خواتین نے شرکت کی۔
میونخ شہر میں جنوری کے آخری ہفتہ میں فرانسیسی بولنے والے افراد کے ساتھ دو تبلیغی نشستیں منعقد کی گئیں جس میں فرنچ ڈیسک کے صدر جناب کامران محمد نورانی صاحب نے شرکت کی اور مہمانوں سے مختلف موضوعات پر گفتگو کی اور سوالات کے جوابات دیئے۔ جس کے نتیجہ میں بفضلہ تعالیٰ کئی افراد کو قبول حق کی توفیق ملی (الحمدللہ)

مکرم منیر احمد منور صاحب ریجنل مربی سلسلہ سٹٹگارٹ ریجن کی رپورٹ کے مطابق ماہ جنوری کے دوران خدا تعالیٰ کے فضل سے گیارہ تبلیغی میٹنگز مختلف جماعتوں میں ترک دوستوں کے ساتھ منعقد کی گئیں۔ یہ میٹنگز LORSCH, BERLIN ZWICKAU اور LIMESHEIM کی جماعتوں کے زیر اہتمام منعقد ہوئیں۔ اور ان میٹنگز میں ترک قومیت کے ساتھ تعلق رکھنے والے دوستوں کے علاوہ کثیر تعداد میں کرد اور ذاذا قوم کے افراد بھی شامل ہوئے۔ اور خدا تعالیٰ کے فضل سے کئی مرد و زن بیعت کر کے سلسلہ عالیہ احمدیہ میں شامل ہوئے۔ احباب کرام سے ان کے ثبات قدم کے لئے اور اخلاص میں ترقی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔
علاوہ ازیں جماعت احمدیہ برلن کے زیر اہتمام دو تبلیغی میٹنگز البانین احباب کے ساتھ بھی منعقد ہوئی۔ جن میں بعض افراد جماعت بھی شامل ہوئے۔
عرب احباب کے ساتھ جماعت ,ZWICKAU BERLIN اور AGLASTERHAUSEN کے زیر اہتمام تین تبلیغی میٹنگز بھی منعقد کی گئیں۔ جن کے دوران برلن میں ایک شام نژاد امریکی عرب دوست شامل سلسلہ ہوئے۔
اسی طرح جماعت ZWICKAU اور BERLIN کے زیر اہتمام دو میٹنگز انگریزی بولنے والے افریقن دوستوں کے ساتھ منعقد کی گئیں۔ جن میں خدا کے فضل سے بعض صومالی بیعت کر کے سلسلہ میں شامل ہوئے۔
سٹٹگارٹ ریجن میں بھی مختلف جماعتوں میں جرمن، ترک، البانین اور بوزنین احباب کے ساتھ تبلیغی نشستیں ہوئی علاوہ ازیں کیسٹس کے ذریعے انفرادی تبلیغ جاری ہے بفضلہٖ تعالیٰ ان کوششوں کے نتیجہ میں پھل بھی حاصل ہو رہے ہیں۔
ڈارمسٹڈ ریجن میں بھی مختلف قومیتوں کے ساتھ تبلیغی نشستوں کا سلسلہ جاری ہے جن کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ شیریں پھل عطا فرما رہا ہے اس کے علاوہ انفرادی تبلیغ کا کام بھی جاری ہے۔
LORSCH جماعت کے اعجاز احمد خان صاحب اس سلسلہ میں مفید کام کر رہے ہیں۔
ان کی تبلیغی کوششوں کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے خاص طور پر ترک احباب سلسلہ عالیہ احمدیہ میں داخل ہو رہے ہیں۔ الحمدللہ۔
WIESBADEN ریجن میں بھی باقی اقوام کے علاوہ بنگلہ دیشی اور ایرانی افراد کے ساتھ تبلیغی مجالس کا سلسلہ جاری ہے نیز ویڈیو کیسٹس کے ذریعہ بھی انفرادی تبلیغ کا کام جاری ہے۔ بعض افراد کے قبول احمدیت کی رپورٹ ملی ہے۔
بفضل تعالیٰ کولون ریجن میں بھی اجتماعی اور انفرادی تبلیغ کا سلسلہ جاری ہے ویڈیو کیسٹس دکھانے کا پروگرام بھی جاری ہے۔
ہمبرگ ریجن اور شہر میں تبلیغی میٹنگوں کے ذریعہ مختلف اقوام میں تبلیغ کا سلسلہ جاری ہے۔ بفضلہ تعالیٰ لجنہ ہمبرگ شہر کی تنظیم بھی تبلیغ کے سلسلہ میں خاص طور پر سرگرم عمل ہے۔ قابل ذکر امر یہ ہے کہ جماعت کی کوششوں سے حضور اقدس کی سوال و جواب کی مجالس کی ویڈیو کیسٹس ۸ اور ۹ جنوری کو مقامی ٹی وی چینل پر دکھائی گئیں جس کے نتیجہ میں لاکھوں افراد تک پیغام حق پہنچانے کی توفیق ملی۔ الحمدللہ۔

۱۷ فروری کو "ناصر باغ" میں گروس گیراؤ زون کی جماعتوں نے بوزنین افراد کے ساتھ تبلیغی نشست کا انتظام کیا۔ اس موقعہ پر ہمارے بوزنین معلم مکرم ابراہیم صاحب اور ہماری بوزنین معلمہ عبداللہ بجیا نے مہمانوں سے خطاب کیا اور احمدیت اور حضرت مہدی علیہ السلام کی آمد کی خوشخبری سنائی۔ یاد رہے کہ گروس گیراؤ جماعت کی بوزنین احباب کے ساتھ یہ پہلی نشست ہے اور اس نشست کا انعقاد زیادہ تر گروس گیراؤ زون کے مکرم محمود پٹیل صاحب کی کوششوں کا نتیجہ ہے یاد رہے کہ موصوف دن رات بوزنین افراد کی تعلیم و تربیت میں مصروف ہیں۔ اس موقعہ پر ۲۰ بوزنین مہمان بھی موجود تھے۔ جن میں سے بعض مہمانوں کو بیعت کرنے کی سعادت بھی ملی۔ الحمدللہ۔

تبلیغی سیمینار

دعوت الی اللہ کے میدان میں بیداری پیدا کرنے کی غرض سے شعبہ تبلیغ کے تحت مختلف جماعتوں میں تبلیغی سیمنار منعقد کئے جا رہے ہیں اس سلسلہ میں ۲۷ جنوری کو فرانکفورٹ شہر کی جماعتوں کا تبلیغی سیمینار "بیت القیوم" NIEDERECHBACH میں ہوا۔ جسمیں فرانکفورٹ کے تمام حلقہ جات کے صدران اور سیکرٹریان تبلیغ کے علاوہ داعیان الی اللہ نے بھی شرکت کی علاوہ ازیں لجنہ اماء اللہ فرانکفورٹ نے بھی اس سیمینار میں نمائندگی کی اور تبلیغی مساعی کو بہتر بنانے کے لئے تجاویز دیں اس موقعہ پر ایک زیر تبلیغ جرمن دوست بھی شریک ہوئے جنہوں نے تبلیغ کے سلسلہ میں مفید تجاویز دیں۔ بفضل تعالیٰ اس تبلیغی سیمینار کے بعد فرانکفورٹ کی جماعتوں میں ایک خاص بیداری نظر آرہی ہے۔
WIESBADEN اور DARMSTADT ریجنز کی جماعتوں کا مشترکہ تبلیغی سیمنار ناصر باغ میں ۲۸ جنوری کو منعقد ہوا۔
جسمیں تمام جماعتوں کے صدران، سیکرٹریان تبلیغ اور سیکرٹریان تربیت نے حصہ لیا اس سیمنار کے موقعہ پر ریجنز میں تبلیغی کام کو تیز تر کرنے کے علاوہ نوجوان نسل اور نو احمدیوں کی تربیت کے لئے پروگرام ترتیب دینے پر غور کیا گیا۔ امید ہے بفضلہ تعالیٰ اس سیمنار کے نتیجہ میں تبلیغی اور تربیتی میدان میں مزید بہتری پیدا ہوگی۔

تبلیغی سٹال پر

۶ جنوری کو یوم تبلیغ کے موقع پر جماعت احمدیہ آفن باخ نے شہر کے مصروف ترین علاقہ میں تبلیغی سٹال لگایا۔ اس روز ایک دھریہ خیال دوست سٹال پر آکر لٹریچر اور کتابیں دیکھنے لگے۔ سٹال پر موجود دوست نے جب ان سے پوچھا کہ آپ کونسی زبان میں لٹریچر پڑھنا پسند کریں گے تو ان کا جواب تھا، میں خدا کو نہیں مانتا کیونکہ جو مجھے نظر نہیں آتا میں اس کو کیسے مان سکتا ہوں۔ مجھے سورج نظر آتا ہے اس لئے میں نے یقین کر لیا کہ سورج ہے مگر تمہارے خدا کو میں نے آج تک نہیں دیکھا۔ یہ صاحب کچھ متکبرانہ اور تلخ لہجے میں جواب دے کر سٹال سے جانے لگے تو خاکسار نے ان سے پوچھا کہ کیا آپ نے امریکہ دیکھا ہوا ہے۔ کہنے لگے نہیں۔ خاکسار نے ان سے پوچھا کیا آپ مانتے ہیں کہ امریکہ نام کا ملک اس خطہ زمین پر موجود ہے۔ یہ سن کر وہ کچھ دیر تک سوچتے رہے پھر یکدم کہنے لگے "آپ لوگ سچے ہیں حقیقت یہ ہے کہ میں غلطی پر تھا۔ اب مجھے یہ احساس ہو رہا ہے کہ میں نے یہ بات تعصب کی وجہ سے کہہ دی تھی" اور یہی فقرہ بار بار کچھ عجیب انداز میں دہراتے رہے۔ پھر خود ہی کہنے لگے آپ مجھے اپنا لٹریچر دیں میں آپ کے نظریات کا مطالعہ کرنا چاہتا ہوں۔ نیز انہوں نے جماعت احمدیہ جرمنی کے مرکز کا پتہ مانگا جو ان کو دیا گیا۔ جاتے ہوئے کہنے لگے میں آئیندہ بھی آپ کے سٹال پر آیا کروں گا۔
(مرسلہ:۔ سیکرٹری تبلیغ جماعت احمدیہ آفن باخ)

ختنہ اور جدید تحقیق

امریکن اکیڈمی آف پیڈریاٹکس ختنہ کے معاملہ میں اپنے خیالات تبدیل کرنے پر مجبور ہو گئی ہے۔ ۱۹۷۱ء تک ان لوگوں کا خیال تھا کہ نئے پیدا شدہ بچہ کا ختنہ کرنے کا دستورالعمل قابل جواز نہیں ہے۔ لیکن حال ہی میں کئے گئے مطالعہ سے یہ حقیقت آشکار ہوئی ہے کہ ختنہ کے دستور عمل پر عمل کرنے سے گردہ اور پیشاب کی نالی کی انفیکشن کی بیماریوں سے بچنے میں بڑی حد تک مدد مل سکتی ہے۔ کیونکہ یہ انفیکشن انتہائی خطرناک ثابت ہو سکتی ہے۔
ایک تحقیق کے نتیجہ میں یہ بات سامنے آئی ہے کہ نا ختنہ شدہ بچوں میں، ختنہ شدہ بچوں کی نسبت ان خطرناک بیماریوں میں مبتلا ہونے کے گیارہ گنا زیادہ امکانات ہوتے ہیں۔ اب اس اکیڈمی کا خیال ہے کہ ختنہ کا اصول طبی لحاظ سے زبردست فوائد اور برتری کا حامل ہے۔ یہ خبر دے کر عیسائی رسالہ بڑی حسرت سے لکھتا ہے کہ گو ہم عیسائی حضرت موسیٰ کے عہد کے مطابق

بقیہ صفحہ ۴ پر

قابل تعریف و قابل قدر

یورپ کے دیگر ممالک کی طرح جرمنی میں بھی نئے سال کا آغاز آتش بازی سے کیا جاتا ہے۔ آتشبازی کی وجہ سے گلیاں اور سڑکیں گند سے اٹ جاتی ہیں۔ جس کی صفائی پر حکومتی اداروں کو ہزاروں مارک خرچ کرنے پڑتے ہیں۔ جرمنی کی جماعت احمدیہ RODGAU کے صدر مکرم شیخ کلیم اللہ صاحب کی رپورٹ کے مطابق افراد جماعت نے فیصلہ کیا کہ امسال نئے سال کا آغاز " خدمت خلق " سے کیا جائے اور اس سلسلہ میں ALTENHEIM (بوڑھوں کا ہوسٹل) میں بوڑھے افراد کو نئے سال پر " پھولوں " کا تحفہ پیش کر کے اور نئے سال پر آتش بازی کی وجہ سے کوڑا کرکٹ سے اٹی ہوئی سڑکوں کی صفائی کر کے پیار و محبت کا پیغام دیا جائے۔

پروگرام کے تحت روڈگاؤ جماعت کے بچوں اور مردوزن پر مشتمل افراد کے گروپ اپنی طرف سے بوڑھے اور معذور افراد کے لئے تحائف تیار کر کے لے گئے۔ جو انہوں نے ان کی خدمت میں کرسمس اور نئے سال کی مبارک باد کے ساتھ پیش کئے۔ جب ہمارے بچے، بوڑھے اور معذور افراد میں تحائف تقسیم کر رہے تھے۔ تو وہاں عجیب سماں تھا بعض بوڑھے اور معذور افراد کی آنکھوں میں نمی ان کی خوشی کا اظہار کر رہی تھی۔ اس موقعہ پر بعض افراد کے عزیز و اقارب بھی موجود تھے۔ جنہوں نے بہت خوشی اور حیرت کا اظہار کیا بعض نے چندہ دینے کی کوشش کی اور جماعت کے بارہ میں سوالات کئے۔ آخر میں اجتماعی دعا کروائی گئی۔ جب انہیں بتایا گیا کہ اب ہم دکھی انسانیت اور جرمن قوم کی بھلائی کے لئے دعا کریں گے تو وہ بھی ہمارے ساتھ دعا میں شامل ہوگئے۔

اسی طرح دوسرا پروگرام شہر کے ایک حصہ کی صفائی کا تھا۔ صفائی کے لئے شہری انتظامیہ کے مشورہ سے RATHHAUS (کمیٹی گھر) کے اردگرد کے علاقہ کا انتخاب کیا گیا۔ اس مثالی وقار عمل کے پروگرام میں RODGAU کے علاوہ OBERTHAUSEN اور RODERMARK جماعتوں کے ممبران بھی شامل ہوئے۔ اجتماعی دعا کے بعد ۴۰ افراد نے دو گھنٹے تک اس حصہ شہر کی صفائی کی۔

اسی طرح HETTERSHEIM کے صدر جماعت مکرم محمد افضل صاحب کی رپورٹ کے مطابق ۲۳ افراد جماعت نے HETTERSHEIM کے سٹیشن کے علاقہ کی صفائی کر کے مثالی وقار عمل کیا جو ۳ گھنٹے جاری رہا۔ ان دونوں موقعوں پر شہری انتظامیہ نے خود ہی پریس کے نمائندوں کو بھی دعوت دی تھی۔ جنہوں نے بعد میں اخبارات میں نمایاں طور پر باتصویر خبریں شائع کیں۔ قارئین کے لئے اس مثالی وقار عمل کو دیکھنے والے افراد اور اخباروں کی خبروں کا خلاصہ پیش خدمت ہے۔

ایک شہر کی انتظامیہ کے ایک ذمہ دار شخص نے کہا کہ آپ کو ایسے کاموں پر نوبل پرائز ملنا چاہئیے۔ کیونکہ یہ کام آپس میں محبت اور پیار کی فضا پیدا کرنے کا بہترین ذریعہ ہیں۔

AUSLANDER BEIRAT (غیر ملکیوں کی مقامی کونسل) کے صدر نے کہا کہ آپ نے یہ کام کر کے غیر ملکیوں کا وقار بلند کر دیا ہے۔

FRANKFURT RUNDSHAU اخبار نے اپنی ۲ جنوری کی اشاعت میں اس مثالی وقار عمل کا ذکر کرتے ہوئے لکھا کہ جماعت احمدیہ کے افراد نے آتشبازی کی وجہ سے پھیلے ہوئے کوڑا کرکٹ کی صفائی اس لئے نہیں کی کہ یہ کوڑا کرکٹ ان کی آنکھوں میں چبھ رہا تھا بلکہ اس لئے کہ صفائی اور ہاتھ سے کام کرنا بھی اس قدر اہمیت رکھتا ہے۔ جیسے سوٹ اور ٹائی میں ملبوس ہو کر دیگر کاموں کی انجام دہی۔ اور جماعت احمدیہ کے نمائندہ کے مطابق یہ جرمن قوم کے شکریہ ادا کرنے کا بھی ایک ذریعہ ہے۔ جو ہمارے ساتھ ہمدردی اور رواداری کا سلوک کر رہے ہیں۔ تقریباً انہیں خیالات کا اظہار OFFEN BACH POST اخبار کی رپورٹ میں کیا گیا۔

HETTEHettersheim StadtanzeigerER کے نمائندہ نے افراد جماعت کی صفائی کرتے ہوئے تصویر دیکر لکھا کہ " جماعت احمدیہ HETTERS HEIM کے افراد نے اسٹیشن کے اردگرد کے علاقہ کی صفائی کر کے نئے سال کے روز امن و آزادی کا پیغام دیا اور انہوں نے " محبت سب کے لئے نفرت کسی سے نہیں " کا نہ صرف زبانی پیغام دیا بلکہ اس کا عملی نمونہ بھی پیش کیا اور نئے سال کے تحفہ کے طور پر مالی امداد کی۔ بجائے اپنے وقتوں کی قربانی کر کے علاقہ کی صفائی کی نیز اخبار لکھتا ہے کہ جماعت احمدیہ کی روحانی اور اخلاقی تربیت سے پتہ چلتا ہے کہ یہ لوگ دوسرے لوگوں سے رواداری اور غیر ملکی معاشرے میں رچ بس کر زندگی گذارنا چاہتے ہیں۔

اسی طرح اخبار میں یہ خبر پڑھ کر ایک عدالت کے جج صاحب نے اظہار خیال کرتے ہوئے مکرم امیر صاحب جماعت احمدیہ جرمنی کو کہا کہ " آج مجھے یقین ہوگیا ہے کہ احمدی ہی حقیقی مسلمان ہیں " ۔

الوداعی تقریب

(نمائندہ اخبار احمدیہ) محترم چوہدری صفدر نذیر صاحب گولیکی امیر و مربی انچارج بنین ۲۹ دسمبر ۱۹۹۵ء کو واپس تشریف لے گئے۔ آپ جلسہ سالانہ جرمنی میں شمولیت کے لئے یہاں تشریف لائے تھے جرمنی قیام کے دوران آپ نے فرنچ بولنے والے افریقن احباب میں تبلیغ کا فریضہ سرانجام دیا مورخہ ۲۲ دسمبر ۱۹۹۵ء کو بیت القیوم فرانکفورٹ میں آپ کے اعزاز میں الوداعی تقریب منعقد ہوئی جس میں امیر صاحب جرمنی نے آپ کی خدمات کو سراہا۔

ایک تبلیغی سفر

ماہ نومبر میں جماعت احمدیہ جرمنی کی طرف سے ایک وفد نے یسدونیا (MECDONIA) کا تبلیغی دورہ کیا۔ اس دورہ کے دوران پیش آنے والے ایمان افروز واقعات اور دورہ کی مختصر روئیداد پیش خدمت ہے۔

وفد کے ارکان نے SSOPJE, TITOUALES, ILOVICA, MADARI اور ROMA شہروں میں پیغام حق پہنچایا۔ نیز مختلف زبانوں میں حضور انور کی مجالس عرفان کی ویڈیو کیسٹس دکھائیں علاوہ ازیں یسدونیا میں جہاں جہاں جماعتیں قائم ہو چکی ہیں ان کی تربیت کے سلسلہ میں مفید کام کیا۔

ایک دلچسپ واقعہ۔

ایک نزدیکی گاؤں BANOBANSEE تک جانے کے لئے ایک بس کرایہ پر حاصل کی گئی جس کو پیچ کس (SCREWDRIVER) سے اسٹارٹ کیا جاتا تھا۔ اس کو مکئی کے سوکھے ہوئے بھٹے سے اسٹارٹ کیا گیا کچھ دور چلنے پر معلوم ہوا کہ اس کی بریکیں بھی کام نہیں کر رہی ہیں۔ ۱۵ کلومیٹر دور اس گاؤں میں پہنچے جہاں جانا مقصود تھا۔ تو بفضلہ تعالیٰ وہاں سے ایک مقامی امام جو کہ عربی، ترکی اور یسدونین زبان کے ماہر ہیں، کی بمعہ فیملی بیعت کے ساتھ واپس لوٹے۔ واپسی پر جب بس ڈرائیور کو بخریت واپسی اور امام صاحب کی بیعت کے بارہ میں معلوم ہوا تو اس نے بھی فوراً اپنے خاندان کے ساتھ بیعت کر لی۔ الحمد للہ ایسے لگتا تھا جیسے اس نے یقین کر لیا تھا کہ خطرات سے بچنے کے لئے امام مہدی علیہ السلام کی جماعت میں شامل ہونا ضروری ہے۔

ایک سچا خواب۔

وفد نے اس گاؤں میں آنے سے قبل احمدی دوست کو جو وہاں امام ہیں " سلطان نصیر " ملنے کی دعا کے لئے کہا تھا۔ وفد کے رکن مکرم طاہر احمد ظفر صاحب یسدونیا آنے سے قبل خواب میں کسی خاص دینی کام کے لئے ابراہیم اور حنیف نامی دو شخص نظر آئے اور بتایا گیا کہ یہ ایک ہی آدمی کے دو نام ہیں۔ گاؤں کے امام صاحب نے جب اپنا نام ابراہیم حنیف بتایا اور ساتھ ہی آب زمزم پیش کیا تو دل بے اختیار خدا تعالیٰ کی حمد کے ترانے گانے لگا۔ الحمد للہ BANSHE گاؤں میں تبلیغی مجالس منعقد کرنے کا موقع ملا جس میں کئی احباب نے سلسلہ عالیہ احمدیہ میں شامل ہونے کا اعلان کیا۔ بعد طعام مخلص احمدی خادم (محترم باقی صاحب) نے اپنی ایک خواب کا ذکر فرمایا۔ ان کا خواب ایک کشفی صورت میں ہے کہ باقی صاحب نماز پڑھتے ہوئے سجدہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اپنے سامنے پاتے ہیں اور پانی کے اوپر لوگوں نے مکانات بنائے ہوئے ہیں۔ اور حضرت مسیح موعود چل کر ان کے سامنے کھڑے ہوتے ہیں اور ان کی آنکھوں میں ایک دفعہ شفقت سے آنکھیں ڈال کر دیکھتے ہیں اور پھر یہ کشفی کیفیت ختم ہو جاتی ہے۔

ROMA شہر کے مقامی ریڈیو اسٹیشن کے ڈائریکٹر صاحب سے ملاقات ہوئی جو جرمن زبان جانتے ہیں ان کے تعاون سے اہل یسدونیا کے سات لاکھ پچاس ہزار افراد تک جماعت کا پیغام پہنچانے کا موقعہ ملا۔

اس وفد میں مکرم اہان یالنس صاحب اور مکرم طاہر احمد صاحب ظفر شامل تھے یہ وفد بفضلہ تعالیٰ ہر لحاظ سے کامیاب و کامران واپس پہنچا۔ قارئین سے درخواست دعا ہے کہ خدا تعالیٰ ارکان وفد کو جزائے خیر دے اور احمدیت قبول کرنے والوں کو استقامت بخشے۔ آمین

بقیہ۔ واقعہ قبول احمدیت

1904 میں گورداسپور دوران مقدمہ کرم دین میں حضور علیہ السلام کی دست بوسی اور زیارت نصیب ہوئی۔ 24 روز حضور کے دربار میں حاضر رہا۔ کئی درخواستوں کے مسترد ہونے پر جون 1904 کو بہمراہی مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب بٹالہ ریل کے ذریعہ قادیان شریف دارالامان حقیقی کی زیارت نصیب ہوئی۔ یہ ہے میری بیعت کی ابتداء۔

بقیہ۔ سائنسی تحقیق

ختنہ کروانے کے پابند نہیں ہیں لیکن نئی تحقیق سے یہ بات ضرور سامنے آئی ہے کہ قانون موسوی ان اسرائیلیوں کے لئے واقعی طبی [illegible] سے فوائد کا حامل تھا جو اس پر عمل کرتے تھے۔

بقیہ۔ تعارف کتب

ان مسائل پر غلط فہمیوں کا ازالہ کرنے کے بعد مہدی معہود اور مسیح موعود کی آمد کے موضوع پر روشنی ڈالی گئی ہے۔ اور اس بارے میں الٰہی بشارتوں کا ذکر کرنے کے بعد حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی صداقت کے دلائل بیان کئے گئے ہیں۔ کتاب کے آخر میں مذہب سے بیزار مغربی دنیا کو مذہب کی افادیت اور اہمیت کا قائل کرنے کے لیے ایک مفید نوٹ بھی موجود ہے۔ جس سے کتاب کے مندرجات میں ایک خاص شان پیدا ہوگئی ہے۔ احباب کرام کو تبلیغی میدان میں اس کتاب سے استفادہ کرنا چاہئیے۔ یہ مفید اور معلوماتی کتاب شعبہ اشاعت جماعت احمدیہ جرمنی سے ۲ جرمن مارک کے عوض حاصل کی جاسکتی ہے۔

رامپور سے قادیان تک

(نوٹ: حضرت خانصاحب ذوالفقار علی خان صاحب گوہر رامپوری کے قبول احمدیت کے یہ ایمان افروز خود نوشت واقعات تاریخ احمدیت کی جلد ۶ صفحہ ۳۷۳ تا ۳۷۷ پر محفوظ ہیں۔ ادارہ)

اپ تحریر فرماتے ہیں "میں 1884 سے اخبارات میں مضامین اور ناول کے ترجمے کیا کرتا تھا۔ یہ وہ مقام ہے جہاں مجھے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بابت پہلی بار علم ہوا.... پہلا اخبار جو ہاتھ میں لیا "ریاض الاخبار" گورکھپور تھا تو حضرت مرزا غلام احمد کا خط بنام الیگزنڈر رسل ویب سفیر امریکہ مقیم فلپائن آئس لینڈ تھا۔ میں نے بآواز بلند پڑھنا شروع کیا اور اس کے تسخیر کرنے والے، دل پر چوٹ لگانے والے مضامین نے مبہوت و محو کر لیا۔ ہم تینوں نو عمر، میں ۱۹ سال اور باقی دو ۱۷، ۱۷ سال کے نقش حیرت بنے ہوئے تھے۔ مضمون کے ختم ہونے پر کچھ دیر سکون رہا۔ آخر کار میں نے کہا کہ "بھائیو! تم دونوں گواہ رہنا میں تصدیق کرتا ہوں یہ شخص مصلح زمانہ آخر ہے اب نہ کوئی مہدی آنے والا ہے نہ مسیح۔ سید احمد خان بھی مصلح نہیں ہیں۔ میں مر جاؤں تو تم گواہ رہنا۔"

علی گڑھ کالج 1891 میں ایک بار شام کے وقت اپنے وطن کے ایک عربی کے استاد سے جو اسکول میں پڑھاتے تھے اور بورڈنگ میں رہتے تھے۔ مولوی خلیل احمد صاحب نام تھا ملنے گیا وہ اور مولوی اسمٰعیل علی گڑھی کھڑے ہوئے باتیں کر رہے تھے کہ مرزا غلام احمد صاحب آئے اور یہ ہوا اور وہ ہوا۔ میں نے بات کاٹ کر پوچھا کہ پہلے مجھے بتا دیجئے کہ حضرت مرزا صاحب ہیں؟ کہ تشریف لے گئے؟ مولوی اسمٰعیل مجھے بتا دیجئے۔ متحیر ہو کر میری صورت دیکھنے لگا۔ میں نے کہا کہ مولوی صاحب جواب تو دیجئے تا کہ میں اپنے کام میں معروف ہوں۔ آپ اپنا کام کریں۔ میرے لہجے میں وہ تحکم تھا جو کالج کے طلباء اسکول کے استادوں کے ساتھ جائز سمجھتے تھے اور چونکہ اس کی تقریر میں گستاخی تھی۔ حضرت کی شان میں میں مشتعل ہو چکا تھا اس نے گھبرا کر کہا کہ وہ آج چلے گئے۔ مجھے اس قدر صدمہ ہوا کہ میں بیان نہیں کر سکتا۔ میں نے کہا وائے شومئ تقدیر اور آگے کو چل پڑا اس روز سے میں نے ان سے کبھی بات نہ کی۔ کالج سے نکل کر ملازمت کی فکر دامن گیر ہوئی۔ اٹاوہ گیا اور کالج کا رنگ لیکر گیا۔ لیکچروں، نظموں اور کھیل و تفریح میں ایام گذاری کی مولوی بشیرالدین صاحب مالک و ایڈیٹر "البشیر" اٹاوہ کے مکان میں ایک ضرورت خاص سے کچھ دن قیام پذیر رہا۔

ایک سادہ مزاج انسان، لباس صاف مگر سادہ، سانولا رنگ، چھریرہ جسم متین چہرہ تشریف لائے، ایڈیٹر صاحب "البشیر" نے مجھ سے ان کا تعارف مستہزانہ لب و لہجہ میں کرایا۔ "آپ قادیانی ہیں۔ تفضل حسین صاحب شکوہ آباد ضلع مین پوری میں تحصیلدار ہیں" میں پہلے تو معمولی طریق سے کھڑے ہو کر مصافحہ کر کے خاموش بے تعلق سا بیٹھ گیا تھا مگر اس تعارف کے بعد میں کھڑا ہوا اور پھر نہایت ادب سے مصافحہ کیا اور عرض کیا۔ "حضرت مرزا صاحب کا احترام میرے دل میں بہت کافی ہے۔ عین سعادت سمجھتا ہوں کہ آپ کی زیارت نصیب ہوئی۔" ایڈیٹر صاحب کا چہرہ حیرت کی تصویر تھا۔ منہ کھلا ہوا اور لب خشک۔ مجھے گھبرائی ہوئی آنکھوں سے دیکھ رہے تھے ان کی حیرت کی وجہ یہ تھی کہ میں اس شہر میں بہترین خوش تقریر اور حاضر جواب، شوخ طبیعت مشہور تھا۔ وہ یقین رکھتے تھے کہ میں اس معاملہ میں بہت ستم ظریفی سے کام لونگا اور حضور اقدس کی شان میں خدا جانے کیا کیا نہ کہوں گا اب جو برعکس معاملہ ہوا تو وہ کھو گئے اور اس قدر ہمت نہ تھی کہ مجھ سے بحث کرتے۔ مولوی تفضل حسین صاحب مرحوم و مغفور رضی اللہ عنہ حضرت کے بہت پرانے صحابی تھے اور ان کا عشق سلسلہ کے ساتھ مجنونانہ رنگ رکھتا تھا۔ حضرت اقدس علی گڑھ ان کی وجہ سے تشریف فرما ہوئے تھے جو اس زمانہ میں کم نظر آتا ہے بہت ہی محبت سے مجھ سے ملے اور فرمایا کہ میرا گھر اسی شہر میں ہے کوئی شے درکار ہو تو منگوا لیا کرنا۔ وہ وقت گذر گیا۔ پھر ان سے ملاقات عرصہ تک نہ ہو سکی۔

1900ء میں اکتوبر میں تار پر حکم پہنچنے پر بھون گاؤں تحصیل میں نائب تحصیلدار ہو کر تین ماہ کے لئے گیا۔ تحصیلدار مولوی تفضل حسین صاحب تھے۔ ہم دونوں کو جو خوشی حاصل ہوئی۔ وہ ہر احمدی انداز کر سکتا ہے۔ تحصیل بہت بڑی تھی بارہ تحصیلوں سے حدود ملتے۔ تین سال میں چھ ماہ کے لئے دو تحصیلدار دو نائب تحصیلدار رہتے تھے۔ اب ہم صرف دو تھے ان کے پاس مقدمات کی یہ کثرت تھی کہ ساٹھ ساٹھ فیصلے روزانہ لکھ کر سنا دیتے تھے۔ تحصیلدار کا سارا کام مجھ پر چھوڑ دیا تھا۔ میں نے خدا کے فضل سے تین ماہ میں مال گذاری سب بے باق کرادی اور تمام عملے کا معائنہ کر کے ان کو درست کر دیا۔ رشوت کا بازار سرد پڑ گیا۔ حاکم پرگنہ ایک ٹھاکر تھے ان کو اس رقبہ کی روزانہ خبریں پہنچتی تھیں کیونکہ بڑا حصہ راجپوتوں کی زمینداری کا تھا۔ میرے بہت مداح تھے۔ میری مدت نومبر کے آخیر میں ختم ہوتی تھی مگر تحصیل میں چارج لیتے ہی بعد وقت کچہری تحصیلدار صاحب مرحوم نے ازالہ اوہام مجھے دیا اور کہا کہ ہمیں پڑھ کر سناؤ میں ان کے مردانہ نشست میں رہتا تھا کیونکہ تنہا تھا۔ میرے لئے جو مکان تھا۔ اسے میں نے استعمال نہیں کیا۔ ازالہ اوہام دو تین دن میں ختم کر دی۔ یہ پہلی تصنیف حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ و السلام کی تھی جو میری نظر سے گذری۔ دعویٰ مثیل ابن مریم پر اسی ریاض الاخبار نے 1891 میں اعتراض کیا تھا۔ میرے دل میں الجھن تھی کہ کسی سے پوچھوں مگر زمانہ نو عمری کا تھا۔ طالب علم کی حیثیت۔ یو۔پی میں کوئی ذکر فکر بھی نہ تھا۔ کسی ملاقات میں میں نے ایک مرتبہ تفضل حسین صاحب رضی اللہ عنہ سے پوچھا تھا۔ انہوں نے سورۃ مزمل کی آیت کریمہ کما ارسلنا الی فرعون رسولا دلیل پیش کی جرح پر کوئی تسلی بخش جواب نہ دے سکے بلکہ کچھ چشمگین ہو گئے۔ مجھے یہ خلش تھی۔ ازالہ اوہام کے مطالعہ نے تسکین کر دی اور بیعت کا سوال دل میں فوراً پیدا ہو گیا۔ میں نے استخارہ کیا۔ میرے دل میں پڑا کہ ان آیات کو خود قرآن پاک میں غور سے پڑھوں۔ یہ پہلا موقعہ تھا کہ میں نے شاہ عبدالقادر کا مترجم قرآن شریف لے کر بڑی غور و خوض سے پڑھنا شروع کیا اور چند روز میں سورہ مائدہ کے ختم ہونے تک پوری تسلی ہو گئی۔ پھر میں نے ایک خط مزید احتیاط کے طور پر نظام الدین حسن شیخ بریلوی کی خدمت میں پہلی عقیدت خاندان چشتیہ کی بناء پر لکھا اور استدعا کی کہ آپ کو میں صاحب کشف سمجھتا ہوں آپ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے حضرت مرزا صاحب کے دعاوی کی تصدیق فرما کر اعلان کردیں اور مجھے مطلع فرمادیں۔ کیونکہ حضرت اقدس کے استدلال کے آگے ٹھہرنا تعلیم یافتہ بے تعصب لوگوں کا محال سا نظر آتا ہے۔ اگر دعویٰ صحیح ہے تو ایسی نعمت عظمیٰ سے محرومی مسلمانان عالم کو کیوں نصیب ہو۔ اگر خدانخواستہ دعویٰ غلط ہو تو ہم لوگوں کو بچنا چاہئے۔ وہ جواب میں تحریر فرماتے ہیں کہ مجھے کوئی ایسی طاقت نہیں کہ میں مرزا صاحب کے دعاوی بطلان کروں۔ عند العقل بعض باتیں قرآن کے خلاف معلوم ہوتی ہیں۔ واللہ اعلم بالصواب میں تکذیب و بطلان نہیں کر سکتا۔ میرے پاس یہ خط محفوظ تھا اور شاید اب بھی ہو۔ یہی الفاظ تقریباً ہیں۔ پس میرے فیصلے پر کوئی اثر نہ پڑا اب میں نے قصبہ بھوگاؤں میں تبلیغ شروع کردی۔ شرفائے قصبہ کہنے لگے کہ تحصیلدار صاحب کے ماتحت لوگ محض ان کو خوش رکھنے کے لئے عقیدت بدل لیتے ہیں بعد میں پھر ویسے ہو جاتے ہیں اور ایک حکیم صاحب کی نظیر بھی پیش کی جو اٹاوہ کے تھے اور بعد میں فرخ آباد جا کر سلسلہ کے مخالف ہو گئے۔ میں نے ایسے محسوس کیا کہ یہ اثر ان پر غالب ہے۔ استدلال کا جواب وہ کبھی نہ دے سکے۔ بعض لوگ متاثر تھے اس زمانہ کی نماز کی لذتیں آج تک یاد ہیں دل چاہتا تھا کہ اک اک گھنٹہ کا سجدہ کریں نماز کی بابت ہنوز علیحدگی کا حکم نہ تھا۔ اس لئے جلد باز اماموں کے پیچھے نماز پڑھنے سے کوفت ہوتی تھی سوائے جمعہ کے اور کوئی نماز ان کے پیچھے پڑھنا چھوڑ دی تھی ایک دن تحصیلدار صاحب مرحوم و مغفور نے فرمایا کہ بیعت کا خط کیوں نہیں بھیج دیتے ہو؟ میں نے کہا کہ میں تو بیعت کر چکا ہوں مبلغ بنا ہوا ہوں رسمی خط ابھی نہیں بھیجا ہے کسی مصلحت سے، فرمایا یہ تو نفاق ہے مجھے اس لفظ سے بہت تکلیف ہوئی۔ میں نے کہا کہ آپ اپنے اس عہدے سے ناجائز فائدہ نہ اٹھائیں۔ میری حالت کو نفاق سے اگر کوئی دوسرا تعبیر کرتا تو بہت سخت جواب پاتا۔ یہ کہہ کر میں اٹھ کھڑا ہوا اور اپنا اسباب ان کی مردانہ نشست سے اٹھا کر اپنے مکان میں رکھ لیا۔ دوسرے دن صبح ہی کو انہوں نے معذرت کا پرچہ لکھا اور معافی کی خواہش کی میں نے ان کے محسن ہونے کا اعتراف کرتے ہوئے اپنے ادب و احترام سابق کو پیش کیا۔ وہ میرے پاس فوراً آ گئے اور زبانی عذر کرنے لگے میں نے وجہ عدم تحریر خط بیعت ہنوز ان سے مخفی رکھی۔ جب آخر نومبر میں مدت قائم مقامی ختم ہو گئی میں نے اسی شب میں کہ صبح اس تحصیل کو چھوڑ رہا تھا ایک چوورقہ خط اپنے مفصل حال کا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کو لکھا اور عرض کیا کہ میرا ایمان ہے کہ حضور کا دعویٰ برحق اور صحیح ہے۔ میں اسیا گندہ دل اور بد افعال ہوں اور قوت توبۃ النصوح بھی نہیں رکھتا مجھے ڈر ہے کہ سلسلہ میں شامل ہو کر لوگوں کی ٹھوکر کا موجب نہ بنوں حضور مجھے سنبھال لیں تو دل و جان سے حاضر ہوں۔ شرف بیعت بخشا جاوے۔ حضور اقدس علیہ الف الف صلوۃ والسلام نے قبولیت بیعت کا اظہار فرمایا اور استغفار، لاحول ولاقوۃ، درود شریف اور الحمد شریف کثرت سے پڑھنے کی ہدایت فرمائی اور لکھا کہ اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھ ہو یہ خط لکھ کر مولوی صاحب مرحوم کو جو سات میل کے فاصلہ پر مصروف تحقیقات سرکاری تھے دے دیا اور عرض کیا کہ اس نے بیعت کو بدنام ہونے سے بچانا تھا۔ حضرت کے اس آخری جملے کی بدولت صدہا نشان اس گنہگار نے معیت ایزدی کے دیکھے ہیں جو خود افسانہ کا حکم رکھتے ہیں اور اب تک دن رات دیکھتا ہوں۔ یہ بیعت کا پروانہ آغاز دسمبر 1900 میں ملا تھا۔

بقیہ صفحہ ۲ پر